تعلق ہے۔ زیر نظر کتاب میں انہوں نے ملکی معیشت کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیا ہے۔ اور اس میں کچھ شک نہیں کہ ہماری معیشت کے متعدد امراض کی حکیمانہ تشخیص کے ساتھ ساتھ ان کا ممکن اور مناسب علاج بھی تجویز کیا ہے۔ "پاکستان کے معاشی مسائل" پانچ بڑے ابواب میں تقسیم ہے: ہمارے سماجی اور اقتصادی مقاصد، مالیات، صنعت کاری، تجارت اور لیبر۔ شروع میں تجزیہ و تجاویز کے عنوان سے ایک فکر انگیز مضمون درج ہے جس میں تمام مباحث کا خلاصہ آ گیا ہے۔

فاضل مصنف درآمد میں حقیقت پسندی، صنعتوں کے قیام میں منصوبہ بندی اور سرکاری شعبے میں لگی ہوئی ملک کی ستر فی صد سے زائد دولت کو ملک و ملت کے لیے زیادہ نفع بخش بنانے پر زور دیتے ہیں۔ سرکار کی غلط پالیسیاں، عائد شدہ ٹیکسوں کی عدم وصولی اور نئے ٹیکسوں کا نفاذ بھی معیشت کو متاثر کرتا ہے جس سے اجتناب کی ضرورت ہے۔ مزدوروں اور مالکان کے تعلقات بہتر بنانے، مزدور تنظیموں کو سیاسی اور دوسرے خارجی محرکات سے محفوظ رکھنے اور انہیں باہمی فرائض و حقوق سے ہم آہنگ کرنے کے لیے قیمتی مشورے بھی زیر تبصرہ کتاب میں دیئے گئے ہیں۔ اس کے مطالعہ سے ملک کے دونوں بازوؤں میں پیدا شدہ غلط فہمیوں کا ــــ درست اعداد و شمار معلوم کر کے ــــ پوری طرح ازالہ ہو جاتا ہے۔ خصوصاً مشرقی پاکستان کے ساتھ بے انصافی کے نعرے جو مبالغہ آمیز حد تک سنائی دیتے ہیں ان کی حقیقت بھی عیاں ہو جاتی ہے۔

چند اصولی باتیں البتہ ایسی ہیں جن کا بحیثیت ایک مسلم قوم۔ ہم سے اور ہماری معیشت سے خصوصی تعلق ہے مگر صاحب کتاب نے انہیں نظر انداز کر دیا ہے۔ مثلاً بنکوں کا کردار بیان کرتے ہوئے بہت سی اصلاحات تجویز کی گئی ہیں۔ مگر سود کی لعنت سے اغماض برتا گیا ہے۔ درآمد کی بحث میں اس بات کی صاف صاف نشاندہی ضروری تھی کہ ہماری ترقی پذیر معیشت میں سامانِ تعیشات کی کوئی گنجائش نہیں جن میں سے ایک ٹیلیویژن بھی ہے۔ بددیانتی اور ذاتی مفاد ایک قومی روگ کی حیثیت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ تبصرہ نگار کی رائے میں پاکستان کے معاشی مسائل کی پیدائش میں مذکورہ عوامل بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ ع

کچھ علاج ان کا بھی اے چارہ گراں ہے کہ نہیں؟

صحاح ستہ اور ان کے مؤلفین | زیر ادارت الاستاذ محمد عبدہ الفلاح الفیروز پوری۔ شائع کردہ ادارۃ